عاشق نامراد

زرین قمر



پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

عاشق نامراد



زریں قمر





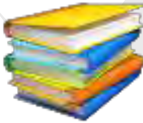
عاشق نامراد

کتابی شکل : پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود ناولز بالکل مفت ہیں۔اس مشن کا مقصد صرف اردوادب کی خدمت کرنا ہے تاکہ جو لوگ وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کرسکتے، وہ یہاں سے ڈاؤنلوڈ کرلیں۔اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کرکے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے،

سپر موڈز:صبا گل، تتلی ، ٹیم لیڈر:ایم وائی صائم ، مینجمنٹ:وقاریا ایکسٹو سے رابطہ کریں، شکریہ







تورے نیناں بڑے دغا باج رے ہائے

تورے نینا بڑے دغا باج رے

کل ملے، کل ملے...

کل ملے ہم کا بھول گئے آج رے ہائے، دغا باج رے

تورے نینا بڑے دغا باج رے

ارزانش کانوں میں موبائل کا ہینڈ فری لگائے سلمان خان کے گانے کی دھن پر جھوم رہی تھی۔اس کے سامنے ٹیبل پر کیمسٹری کے نوٹس پڑے تھے اور اس کے سیکنڈ ائر کے امتحان سر پر تھے لیکن ان نوٹس کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں تھی وہ جب سلمان خان کے گانے سنتی یا اس کی کوئی فلم دیکھتی تو اس کا یہی حال ہوجاتا، اسے اپنی کوئی سدھ بدھ نہ رہتی اور اس کی ہیروئن کی جگہ وہ اپنے آپ



کو تصور میں دیکھتی تھی اس وقت بھی یہی حال تھا اسے یوں لگ رہا تھا کہ گلابی رنگ کی خوب صورت ساڑھی زیب تن کیے بالوں میں پھول سجائے' ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے وہ سلمان خان کے ساتھ اس گانے کی دھن پر جھوم رہی ہو۔

کل مل سے ہائے

کل ملے ہم کا بھول گئے آج رے

ہائے دغا باج رے...

وہ اپنے خیالوں میں سناکشی بنی ساڑھی پہنے ہوائوں میں اڑ رہی تھی خود کو سلمان خان کی بانہوں میں محسوس کررہی تھی کہ اسی لمحے کمرے میں ماں کی کرخت آواز سنائی دی۔

''ارے... تم پھر گانے سننے میں لگی ہو۔'' اس کی والدہ گرجتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

''نن... نہیں تو...'' وہ بوکھلا کر کھڑی ہوگئی۔

''نہیں تو کیا... کچھ ہوش ہے میں کتنی دیر سے تمہیں آوازیں دے رہی ہوں؟'' انہوں نے غصے سے کہا۔

''میں نے شاید سنا نہیں۔'' اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔



''ہاں سنو گی کیسے یہ کانوں میں ہینڈ فری جو لگا رکھی ہے۔'' انہوں نے کہا۔ غصہ دراصل انہیں ارزانش کی کل والی حرکت پر تھا جو اس نے گھر میں آئے ہوئے مہمانوں کے سامنے کی تھی۔

''تم یہ بتائو کہ تم ساری زندگی ایسی ہی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتی رہو گی کبھی سنجیدہ بھی ہو گی؟'' انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''کیا ہوا... اب میں نے کیا کردیا؟'' اس نے حیرت سے پوچھا۔

''نہ تو تم پڑھنے میں دلچپسی لے رہی ہو اور نہ ہی تم میں یہ تمیز ہے کہ گھر میں آئے مہمانوں سے کس طرح بات کی جائے۔'' انہوں نے کہا اب ارزانش کی سمجھ میں آیا کہ اس وقت ڈانٹ کس سلسلے میں پڑرہی ہے۔

''کل جب مہمانوں کے سامنے چائے پیش کرنے تم ڈرائنگ روم میں گئی تھیں تو تمہارا حلیہ کیا تھا؟''

''حلیہ کیا تھا؟'' اس نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے ان کی بات دہرائی۔ ''ٹھیک تو تھا۔ میں نے جینز اور ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی بلکل ویسی جیسی پرسوں جو فلم ہم نے دیکھی تھی اس میں مادھوری نے پہنی ہوئی تھی جب وہ سلمان خان کے ساتھ وہ گانا گارہی تھی۔'' ارزانش نے ذہن پر یوں زور دیتے ہوئے کہا جیسے گانا یاد کرنے کی کوشش کررہی ہو۔



’’بس بس... رہنے دو‘ تم اور تمہارا سلمان خان۔دیکھو ارزانش... تم جانتی ہو تمہاری اوٹ پٹانگ حرکتوں کی وجہ سے کئی رشتے واپس جاچکے ہیں اب تو نصیبن بوا بھی مزید رشتے بتانے سے توبہ کرچکی ہیں۔تمہاری عجیب و غریب حرکتیں اور شرطیں انہیں بھی پسند نہیں اور تمہارے ابو بھی مجھے ڈانٹتے ہیں کہ تم نے لڑکی کوکوئی تمیز نہیں سکھائی۔‘‘ انہوں نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

’’امی... آخر میں نے ایسا کیا کردیا ہے؟ آپ بتائیں میری کیا غلطی ہے اب میں ایسے الٹے سیدھے لوگوں کے لیے تو ’ہاں‘ نہیں کرسکتی۔‘‘ اس نے جراح کی۔

’’کیوں... الٹے سیدھے لوگوں سے تمہاری مراد کیا ہے؟‘‘

’’اب کل جو لوگ آئے تھے آپ نے دیکھا وہ جس لڑکے کو ساتھ لائے تھے وہ کیسا احمق لگ رہا تھا بالکل کانگڑی سا اس کی باڈی دیکھی تھی ایک دم نکمّا۔‘‘ ارزانش نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

’’تمہیں ان کے سامنے جینز اور ٹی شرٹ پہن کر جانے کی کیا ضرورت تھی کیا تمہیں پتا نہیں کہ جب لوگ لڑکی دیکھنے آتے ہیں تو‘‘ ...

’’مجھے سب پتا ہے امی‘ آپ بہت بار سمجھا چکی ہیں جب لوگ تمہیں دیکھنے آئیں تو ان کے سامنے سیدھی سادی شلوار قمیص پہن کر جایا کرو۔سر پر دوپٹہ ہو‘

نظریں جھکی ہوں' آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر جائو اور چائے کی ٹرے میز پر رکھ کر تمیز سے واپس آجائو اپنی طرف سے کوئی فضول بات نہ کرو۔"

''ہاں سب یاد ہونے کے باوجود تم نے قسم کھا رکھی ہے کہ تم اس میں سے کسی بات پر بھی عمل نہیں کروگی۔" انہوں نے غصے سے کہا۔

''امی آپ اتنی سی بات کیوں نہیں سمجھتیں کہ اگر مجھے لڑکا پسند ہوگا تب میں یہ سب کچھ کروں گی نا؟" اس نے کہا تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگیں۔

''کیا مطلب؟ لڑکے اور لڑکے والوں کو دیکھنے سے پہلے تم نے یہ فیصلہ کیسے کرلیا کہ وہ تمہیں پسند ہوگا یا نہیں؟" انہوں نے پوچھا۔

''پتا ہے امی' آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بھلا دیکھنے سے پہلے پسند یا ناپسند کا فیصلہ کیسے کیا جاسکتا ہے لیکن یہ تو حقیقت ہے نا کہ ہر لڑکا جو ہے وہ سلمان خان نہیں ہوسکتا۔"

''ارزانش تمہاری یہ دیوانگی تمہاری زندگی خراب نہ کردے۔" انہوں نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

''یہ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں؟" اس نے بھی جرح کی۔

''دیکھو ارزانش... یہ تو زندگی کے ساتھی کا سوال ہے' ہمارے معاشرے میں لڑکیوں سے کسی بھی معاملے میں ان کی مرضی شاذو نادر پوچھی جاتی ہے اور

عورت کو ساری زندگی دوسروں کی مرضی پر چلنا ہوتا ہے۔باپ کے گھر میں باپ اور ماں کا حکم ہی اولیت رکھتا ہے چاہے وہ لباس کا معاملہ ہو' تعلیم کا معاملہ ہو یا پھر دوست احباب کے چنائو کا معاملہ ہو' وہی ہوتا ہے جو ماں باپ چاہتے ہیں اور شادیاں... وہ تو مکمل طور پر ماں باپ کی پسند سے ہی ہوتی ہیں اور بعض اوقات ماں باپ کی پسند سے بھی نہیں ہوتیں جب اتنا وقت نکل جاتا ہے کہ لڑکیوں کی عمر ڈھلنے لگتی ہے۔اچھے رشتوں کے انتظار میں تو جو بھی رشتہ ذرا بہتر نظر آتا ہے مجبوراً اسی سے شادی کردی جاتی ہے۔" اس کی والدہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جس پر اسے غصہ آگیا۔

''لیکن میرے معاملے میں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔میری شادی میری مرضی سے ہوگی اور میری پسند' ' ...

''بس۔" انہوں نے ارزانش کی بات کاٹ دی۔"میں کچھ سننے کے لیے تیار نہیں' آئندہ احتیاط کرنا میں اب کوئی الٹی سیدھی حرکت برداشت نہیں کروں گی۔" انہوں نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تنبیہی انداز میں کہا اور کمرے سے نکل گئیں۔ارزانش ہاتھ میں موبائل لیے بے حس کھڑی تھی۔

.../ء/...



ایان معمول کے مطابق آج بھی دفتر کے مقررہ وقت سے پندرہ منٹ پہلے ہی پہنچ گیا تھا وہ ایک پرائیوٹ کمپنی میں ٹیم مینجر تھا اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد یہی کمپنی جوائن کی تھی جہاں چار سال سے جاب کررہا تھا اس کے والدین بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے اور اس کی پرورش اس کے رشتے کے چچا نے کی تھی انہوں نے اسے کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی اور حیرت انگیز طور پر اس کے والد کی چھوڑی ہوئی رقم کو بھی ہاتھ نہیں لگایا تھا جو ایک بینک میں محفوظ تھی انہوں نے اس کی تعلیم اور دوسرے اخراجات خود ہی برداشت کیے تھے اور ایان بھی ان کی عزت اپنے والد کی طرح ہی کرتا تھا۔

''یار ایان... کیا سوچ رہے ہو؟'' اچانک وہ اپنے دوست احسن کی آواز پر چونکا' احسن اس کے ساتھ ہی اس دفتر میں ملازمت کرتا تھا اور وہ دوسری ٹیم کا مینجر تھا اور ایان سے بہت گہری دوستی تھی۔اکثر وہ دونوں اپنی پرسنل باتیں بھی ایک دوسرے سے شیئر کرتے تھے۔

''کچھ نہیں۔'' ایان نے اس کا جواب دیتے ہوئے ایک لفافہ اس کی طرف بڑھادیا۔



''یار احسن... تمہیں تو پتا ہے میرا تمہارے علاوہ کوئی دوست نہیں اور میں تم ہی سے ہر مشورہ کرتا ہوں' یہ دیکھ کر بتائو کیسی ہے؟'' ایان نے لفافہ اسے تھمادیا۔

''یہ کیا ہے؟'' احسن نے لفافہ لیتے ہوئے پوچھا۔

''تم کھول کر تو دیکھو۔''

''اچھا۔'' احسن نے لفافہ کھولا تو اس میں ایک تصویر نکلی۔

''ارے' یہ کیا؟ یہ تو لڑکی کی تصویر ہے۔'' احسن نے حیرت اور خوشی سے ملی جلی آواز میں کہا۔

''ہاں... یہ میری چچی جان نے آج ہی مجھے دی ہے وہ چاہتی ہیں میں اس سے شادی کرلوں کسی رشتے بتانے والی عورت نے انہیں لاکر دی ہے۔'' ایان نے اسے بتایا۔

''زبردست' یہ تو خوشی کی بات ہے یار... تم اتنی اداسی سے اور اتنی مسکین صورت بناکر یہ بتارہے ہو' بھئی اس پر تو مٹھائی ہونا چاہیے۔'' احسن نے ہنستے ہوئے کہا۔



’’مٹھائی تو جب ہوگی نا جب میں اسے پسند کرلوں اس کے حق میں فیصلہ دے دوں‘ ابھی تو میں نے ٹھیک سے دیکھی بھی نہیں میں جب دفتر آنے کے لیے گھر سے نکل رہا تھا تب ہی چچی نے میرے ہاتھ میں تصویر پکڑائی تھی۔‘‘

’’یہ تو کوئی بات نہیں‘ اچھی طرح دیکھ لو۔‘‘ احسن نے تصویر اسے واپس کرتے ہوئے کہا۔

’’مجھے تو اچھی بھلی لگ رہی ہے‘ بالکل سناکشی جیسا ہئیر اسٹائل بنایا ہوا ہے۔‘‘ احسن نے تعریفی انداز میں کہا تب ایان نے بھی تصویر کو بغور دیکھا۔وہ واقعی خوب صورت تھی بالکل انڈین فلموں کی ہیروئنوں کی طرح اس کے بال بھی نئے اسٹائل کے بنے ہوئے تھے اور تصویر دیکھنے سے اندازہ کیا جاسکتا تھا کہ اپنے رکھ رکھاؤ کے لیے خاصا وقت دیتی ہوگی۔

’’لیکن یار احسن... تصویر تو سب کچھ نہیں بتاتی۔‘‘ ایان نے کہا۔

’’کیا مطلب؟‘‘

’’مطلب یہ کہ تصویریں بولتی تو نہیں ہیں‘ صرف خوب صورت ہونا تو اہمیت نہیں۔‘‘

’’ہوں... تمہارا مطلب ہے کہ‘‘ ...



’’میرا مطلب ہے کہ اس کی عادت واطوار‘ اس کی بول چال‘ وہ سلیقہ مند ہے یا نہیں۔اس کی تعلیم‘ اس کے شوق‘ اس کے آئندہ زندگی کے بارے میں خیالات‘‘ ...

’’بس بس دوست ابھی اتنے پریشان مت ہو جب تمہاری چچی نے تمہیں تصویر دی ہے تو لڑکی کے بارے میں مزید معلومات بھی انہی سے تمہیں ملیں گی یقینا جس نے انہیں یہ تصویر دی ہے اس نے لڑکی کی بارے میں بھی تفصیل سے انہیں بتایا ہو گا۔تم چچی سے پوچھنا وہ تمہیں سب کچھ بتادیں گی۔‘‘ احسن نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

’’ٹھیک ہے۔‘‘ ایان نے تصویر واپس لفافے میں ڈال کر اپنے بریف کیس میں رکھ لی۔

’’ویسے یار... ایک بات تو بتائو‘ تمہیں کیسی لڑکی پسند ہے؟‘‘ احسن نے دفتر میں تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھا کیونکہ ابھی کوئی نہیں آیا تھا اور وہ دونوں اکیلے تھے۔

’’احسن... اور لڑکوں کی طرح میری نظر میں صرف خوب صورتی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔خوب صورتی تو بس کچھ دیر کی ہوتی ہے‘ وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہوجاتی ہے میرے نزدیک اہمیت اچھے اخلاق‘ خلوص و محبت اور سلیقہ مندی

کی ہے۔وہ یہ چیزیں ہیں جنہیں زوال نہیں اور جن سے ایک ازدواجی زندگی کامیاب ہوتی ہے۔'' ایان نے کہا۔

''ہاں تم ٹھیک کہتے ہو لیکن آج کل تو زیادہ تر لڑکے خوب صورت کو ہی اہمیت دیتے ہیں چاہے لڑکی میں سلیقہ ہو یا نہ ہو۔پڑھی لکھی بھی زیادہ نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں' بس خوب صورتی ہو بھلے چاہے کتنی بھی نک چڑھی ہو۔'' احسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نک چڑھی؟''

''ہاں' نک چڑھی' نخروں والی' بات بات پر اپنے حسن کی اہمیت دکھانے والی خود پر اترانے والی۔'' احسن نے اپنی بات کی وضاحت کئی الفاظ میں کی۔

''تم ٹھیک کہتے ہو لیکن مجھے ایسی چاہیے جو میرا اور میرے بچوں کا خیال رکھے خوب صورت بھی ہو لیکن اسے اپنی خوب صورتی پر غرور نہ ہو۔'' ایان نے وضاحت کی۔

''ہاں تو ٹھیک ہے دوست... پہلے تم اپنی چچی سے اس لڑکی کے بارے میں معلومات جمع کرو' ہوسکتا ہے کہ یہ تمہارے معیار پر پوری اترتی ہو۔'' احسن نے کہا اور ایان نے اثبات میں سر ہلایا۔دفتر میں دوسرے لوگ بھی آنا شروع ہوگئے



تھے وہ دونوں بھی اپنے اپنے کام میں مصروف ہوگئے پھر ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

ایان نے اپنی چچی سے جب اس لڑکی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے بتایا تھا کہ لڑکی ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔سیکنڈ ائر کا امتحان دے رہی ہے' ماں باپ کی اکلوتی ہے اور سلیقہ شعار بھی اپنا گھر خود ہی سنبھالتی ہے۔ان کے گھر میں کوئی ملازم نہیں' والدہ ضعیف ہیں۔

''چچی... پھر بھی آپ ان کے گھر جاکر صورت حال کا جائزہ لے لیں۔'' ایان نے انہیں سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''ہاں ہاں' وہ تو میں جاؤں گی ہی' بھلا کوئی آنکھیں بند کرکے تو شادی نہیں کروں گی۔میں خود سب چھان پھٹک کرلوں گی' تم پریشان مت ہو۔بس یہ بتاؤ کہ تمہیں کیسی لگی۔'' چچی نے اس سے پوچھا۔

''تصویر دیکھنے میں تو اچھی ہے۔'' ایان نے کہا۔

''تصویر... یا لڑکی؟'' چچی نے ہنستے ہوئے وضاحت چاہی۔

''ظاہر ہے لڑکی ہی کی بات کررہا ہوں چچی...'' ایان نے جھینپتے ہوئے کہا۔

چچی سے بات کرکے وہ مطمئن ہوگیا تھا اور چچی نے رشتے بتانے والی عورت کے ساتھ لڑکی کے گھر کے کئی چکر لگائے تھے اور اپنی باتوں سے وہ اس رشتے سے



مطمئن بھی نظر آ رہی تھیں انہوں نے ایان کو بتایا تھا کہ اس لڑکی کا نام ارزانش ہے اور خوب صورت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سلیقہ مند بھی ہے۔

''مگر ایک بات ہے ایان... ارزانش کو فلمیں دیکھنے کا بہت شوق ہے بھئی۔'' چچی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے چچی... آج کل ساری جوان نسل کو یہی بیماری ہے۔سب ہی لڑکے لڑکیاں شوق سے فلمیں دیکھتے ہیں۔'' ایان نے بے پروائی سے کہا اور چچی ہنسنے لگیں۔

''چلو گھر میں بھی فلمی گانے بجتے رہیں گے ذرا رونق لگی رہے گی۔'' چچی نے ہنستے ہوئے کہا اور ایان بھی مسکرانے لگا۔وہ خوش تھا کہ اس کی زندگی میں بھی بہار آنے والی ہے اور وہ ارزانش کے ساتھ مل کر اپنے سپنوں کے گھر کی بنیاد رکھے گا۔اس کے والدین ایک ایکسیڈنٹ میں اللہ کو پیارے ہوگئے تھے تب وہ بہت چھوٹا تھا اس کے ذہن میں ایک چھوٹا سا گھر اس میں والدین اور چھوٹے بچے کی صورت' ایک خواب تھے اور اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ شادی کے بعد اپنا گھر بنائے گا جہاں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے خاندان کی بنیاد ڈالے گا یہ اس کا بچپن کا خواب تھا اور اب اس کی تعبیر دیکھنے کا وقت آ گیا تھا۔جب اس کا رشتہ ارزانش سے طے ہوا تو وہ بہت خوش تھا وہ



ارزانش کو دیکھنے بھی نہیں گیا اور چچی کو ہی مختار کل بنادیا تھا اس کے خیال میں اس کا تصویر دیکھنا ہی کافی تھا۔دوسری معلومات چچی نے کر ہی لی تھیں چنانچہ ارزانش کو مزید تنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

''یار... تم نے لڑکی کو دیکھا بھی نہیں؟'' احسن نے ایک دن اس سے پوچھا۔

''نہیں' آخر کیا ضرورت ہے؟ مجھے وہ لوگ پسند نہیں جو لڑکیوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح چیک کرکے پسند کرتے ہیں۔لڑکی کی بھی عزت ہوتی ہے میں نے تصویر دیکھ لی' وہ مجھے پسند ہے بس یہی کافی ہے۔'' ایان نے کہا۔

''اور باقی؟'' احسن نے پوچھا۔

''باقی سب چچی نے دیکھ لیا ہے۔'' ایان نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔ ''وہ کئی بار ان لوگوں کے گھر گئی ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ لڑکی بہت سلیقہ والی ہے سارا گھر خود سنبھالتی ہے اسے کھانا پکانا' کڑھائی سلائی سب آتا ہے۔ میرے لیے اتنا کافی ہے۔'' ایان نے کہا۔

''اور شادی کب ہے؟'' احسن نے چھیڑنے والے انداز میں پوچھا۔

''دو ماہ بعد اس کے امتحان ہورہے ہیں۔وہ بھی ختم ہوجائیں گے اور ان کے گھر والے شادی کی تیاری کے لیے کچھ وقت بھی چاہتے تھے۔'' ایان نے جواب دیا۔



''تو پھر...؟''

''پھر کیا؟'' ایان نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

''پھر تو مٹھائی بن گئی نا۔'' احسن نے زور سے کہا اور دفتر کے دوسرے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہوگئے۔

''کس بات کی مٹھائی؟''

''کیا بات ہے بھی احسن... تم ایان سے کیسی مٹھائی مانگ رہے ہو؟ کیا خوش خبری ہے، ہمیں بھی بتائو۔'' ایک ساتھ کئی سمتوں سے آوازیں آئی اور پھر احسن نے سارے دفتر کو یہ خوش خبری سنادی کہ دو ماہ بعد ایان کی شادی ہورہی ہے۔ سارے دفتر نے ہی اسے مبارک باد دی اور ایان نے اسی روز مٹھائی منگوا کر سارے اسٹاف میں تقسیم کی۔دو ماہ پلک جھپکتے ہی گزر گئے اور وہ گھڑی آن پہنچی جب ایان کو ارزانش کا گھونگھٹ اٹھانا تھا۔

.../ء/...

شادی کی پہلی رات اس کے دل کی دھڑکنیں تیز تھیں جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے سرخ لباس میں ارزانش دلہن بنی بیڈ پر بیٹھی تھی اس کا چہرہ روایتی دلہنوں کی طرح گھونگھٹ میں چھپا ہوا تھا ایان دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی طرف بڑھا اور پھر بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔



''نئی زندگی مبارک ہو ارزانش...'' اس نے دھیمی مگر پیار بھری آواز میں کہا لیکن ارزانش کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا اور یوں شرمانا ایک لڑکی کا فطری حق بھی تھا ایان نے ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا... ارزانش نے کوئی مزاحمت نہیں کی... وہ آنکھیں بند کیے خاموش بیٹھی تھی اور چند لمحوں کے لیے ایان اس کے حسن میں مدہوش ہو گیا تھا۔

''آنکھیں کھولو ارزانش۔'' اس نے آہستہ سے کہا لیکن آنکھیں کھولنے کے بجائے ارزانش کا سر جھک گیا۔

''ارزانش... ان قیمتی لمحوں کو یوں ضائع نہ کرو، آنکھیں کھولو۔'' اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھاتے ہوئے کہا لیکن ارزانش کی آنکھیں بند تھیں۔

''اب اتنی بھی کیا شرم ارزانش... ہمیں آئندہ زندگی ایک ساتھ گزارنی ہے، اب تم میری بیوی ہو، آنکھیں کھولو۔'' ایان نے پھر کہا اور اس بار ارزانش نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں لیکن ان کی نظریں ایک لمحے کے لیے بہ مشکل ملی تھیں اور ازانش نے پھر نظریں جھکالی تھیں ایان نے جیب سے انگوٹھی کی ڈبیہ نکال کر سونے کی جھلملاتی خوب صورت سی انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنادی۔



''ہماری نئی زندگی کے آغاز پر ایک چھوٹا سا تحفہ۔'' ایان نے دھیمے سے کہا لیکن ارزانش نے اس پر بھی کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا اور ایان نے یہ بھی اس کی شرم کا حصہ سمجھ کر نظر انداز کر گیا۔

پھر وہ ساری رات ارزانش کو اپنے بارے میں بتاتا رہا کہ اس کے بچپن میں اس کے والدین کس طرح ایک ایکسیڈنٹ کا شکار ہوئے اور وہ دنیا میں اکیلا رہ گیا پھر کیسے اس کے چچا اور چچی نے اس کی پرورش کی اسے تعلیم دلوائی اور پھر اس نے ملازمت کی۔ایان نے اپنی طرف سے تمام ذاتی معلومات ارزانش کو دے دی تھیں وہ اس کے برابر میں بے حس لیٹی تھی اور اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی جب ایان نے اس کا چہرہ اٹھا کر دیکھا تو وہ سوچکی تھی۔ایان کو حیرت ہوئی کہ ارزانش کی اس سرد مہری کی وجہ کیا تھی وہ کافی دیر تک جاگتا رہا تھا پھر صبح ہوتے اسے بھی نیند آگئی تھی اس کی شادی کے بعد اس کی چچی اور چچا گائوں میں اپنی زمینوں پر چلے گئے تھے۔



شادی کے ایک ہفتے بعد جب وہ آفس گیا تو بہت خاموش خاموش تھا۔احسن نے اس کی خاموشی کی وجہ پوچھی تو اس نے طبیعت کی ناسازی کا بہانہ کر دیا لیکن یہ



بہانہ زیادہ عرصے تک نہیں چل سکا چند روز بعد ہی اسے ساری حقیقت احسن کو بتانا پڑی تھی۔

''احسن... میں تو سمجھ رہا تھا کہ شادی کے بعد میری دنیا ہی بدل جائے گی اور ساری زندگی کی محرومیاں ختم ہوجائیں گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔'' ایان نے اداسی سے کہا۔وہ دونوں دفتر کے لنچ ٹائم میں قریبی ہوٹل میں آبیٹھے تھے اور موقع غنیمت جان کر احسن نے اسے پھر کریدا تو وہ اپنے دل کا حال چھپا نہیں سکا۔

''آخر کیا بات ہے... تم کھل کر بات کرو۔کیا ازانش تمہیں پسند نہیں آئی؟'' احسن نے پوچھا۔

''یہ بات نہیں ہے احسن... وہ مجھے بہت پسند ہے لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ خوش نہیں ہے۔'' ایان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟''

''وہ میری کسی بات کا خوش ہوکر جواب نہیں دیتی' کھوئی کھوئی رہتی ہے بات کرنے پر یوں چونک جاتی ہے جیسے وہ ذہنی طور پر میرے ساتھ نہیں' میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''کیا تم نے اس سے اس اداسی کی وجہ پوچھی؟'' احسن نے کہا۔



''اتنا موقع ہی نہیں ملتا' شادی کے شروع کے دنوں میں گھر میں مہمانوں کا آنا جانا لگا رہا جب میں دفتر آتا ہوں تو وہ کچن میں ہوتی ہے گھر جاتا ہوں تو بھی وہ کام میں مصروف ہوتی ہے۔''

''گویا اس نے تمہاری خواہش کے مطابق گھریلو ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں' تمہیں ایسی ہی شریک حیات چاہیے تھی تو پھر اب پریشان کیوں ہو؟'' احسن نے کہا۔

''میں گھر کا کام سنبھالنے کی بات نہیں کررہا احسن... میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ مجھ سے خوش نہیں۔میں نے اب تک ایک بار بھی اسے ہنستے نہیں دیکھا۔''

''ہوسکتا ہے کہ یہ اس کی عادت ہو' میرا مطلب ہے کہ وہ سنجیدہ مزاج کی مالک ہو۔'' احسن نے کہا۔

''نہیں... یہ بات نہیں ہے' میں نے نوٹ کیا ہے کہ جب وہ اکیلی ہوتی ہے تو وہ خوش بھی نظر آتی ہے اور اکیلے میں گنگناتی بھی ہے۔ٹی وی دیکھ رہی ہو تو ٹی وی پر آنے والے گانوں کے ساتھ ساتھ خود بھی آواز ملا کر گانے لگتی ہے اس وقت وہ اداس نہیں ہوتی لیکن جونہی کوئی کمرے میں آتا ہے وہ پھر خاموش ہوجاتی ہے۔'' ایان نے کہا۔



''یار... تم بھی کیسے شوہر ہو' یہ بھی کوئی بات ہوئی اسے ایک دن ڈنر پر باہر لے جائو اور اس سے اس کی اداسی کی وجہ پوچھ لو۔'' احسن نے ترکیب بتائی تو ایان نے اس سے وعدہ کرلیا کہ اب وہ ایسا ہی کرے گا۔

اگلے روز ایان نے ارزانش سے باہر ڈنر کی فرمائش کردی اور ارزانش نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلادیا۔

''آج تم میری پسند کا وہ بلیو والا جوڑا پہنو جس پر موتیوں کا کام ہے۔'' ایان نے ارزانش سے کہا اس کا اشارہ بری کے جوڑوں میں سے ایک بلیو رنگ کے جوڑے کی طرف تھا جو وہ خاص طور سے اس کے لیے خرید کر لایا تھا' ارزانش نے بھی بلا چوں چراں اس کا کہنا مان لیا اور وہی جوڑا پہن کر تیار ہوگئی۔

''مجھے اپنی قسمت پر رشک آرہا ہے ارزانش کہ تم جیسی خوب صورت بیوی اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی۔'' ایان نے اس کی تعریف کی لیکن ارزانش کے لبوں پر اب بھی کوئی مسکراہٹ نہیں تھی۔

کچھ ہی دیر بعد وہ شہر کے بہترین ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے ایان نے ارزانش سے پوچھ کر اس کی پسند کے کھانوں کا آرڈر دیا تھا۔

''ارزانش... میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔'' ایان نے اجازت لینے والے انداز میں کہا۔



’’جی...‘‘ ارزانش نے آہستہ سے کہا۔

’’کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو؟‘‘ ایان نے ہمت کر کے پوچھا۔

’’جی نہیں... یہ بات تو نہیں۔‘‘ ارزانش نے کہا۔

’’تو پھر تم اتنا اداس کیوں رہتی ہو' یوں لگتا ہے جیسے تمہارے دل میں کوئی دکھ' کوئی پچھتاوا ہے۔‘‘

’’نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔‘‘

’’اگر کوئی بھی بات ہے ارزانش تو تم مجھے اپنا دوست سمجھ کر بتاسکتی ہو۔وہ بات ہم دونوں کے درمیان رہے گی' میں تمہاری خوشی کے لیے کچھ بھی کرسکتا ہوں۔‘‘ ایان نے کہا۔’’بتائو کیا بات ہے؟‘‘ ایان نے پھر پوچھا۔

’’وہ... مجھے امی نے منع کیا تھا۔‘‘ ارزانش نے جھجکتے ہوئے کہا۔

’’کیا منع کیا تھا۔مجھے بتائو اگر تم نہیں بتائو گی تو مجھے تمہاری اداسی کی وجہ سمجھ نہیں آئے گی۔‘‘ ایان نے اسے سمجھایا۔

’’دراصل میں... میں سلمان کو پسند کرتی ہوں۔‘‘ ارزانش نے ڈرتے ڈرتے کہا اور ایان کا دل اچھل کر جیسے حلق میں آگیا اسے اپنی ساری خواہشیں دم توڑتی محسوس ہوئیں۔



’’اگر تم کسی کو پسند کرتی تھیں تو تمہیں اپنے والدین کو بتانا چاہیے تھا تاکہ تمہیں اپنی ساری زندگی پچھتاوئوں میں نہ گزرانا پڑتی۔‘‘

’’لیکن میری خواہش پوری نہیں ہوسکتی تھی۔‘‘ ارزانش نے آہستہ سے کہا۔

’’کیوں؟‘‘

’’اسے تو ہزاروں لڑکیاں چاہتی ہیں‘ اس تک ہماری رسائی نہیں ہوسکتی تو جیون ساتھی...؟‘‘

’’ہزاروں لڑکیاں؟‘‘ ایان نے حیرت سے کہا۔’’بھئی وہ سلمان کیا چیز ہے؟‘‘ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’سلمان خان...!‘‘ ارزانش نے یوں کہا جیسے اسے ایان کی ناسمجھی پر حیرت ہو۔’’انڈین فلموں کا ہیرو سلمان خان...‘‘ ارزانش نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا اور ایان حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا وہ سوچ رہا تھا کہ یہ درست ہے کہ سلمان خان کو ہزاروں لڑکیاں چاہتی ہوں گی لیکن ایسی احمق تو شاید ہی کوئی ہو جو اپنی اس چاہت کو اپنی گھریلو زندگی پر برا اثر ڈالنے دے۔

’’دراصل میں اس کی فین ہوں‘ بہت بڑی فین۔‘‘ ارزانش نے یوں کہا جیسے خواب میں بول رہی ہو۔



’’تو ٹھیک ہے تم اس کی فین ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن میرے ساتھ تمہارا سلوک؟‘‘

’’میں نے اپنے والدین کے کہنے پر تم سے شادی کی ہے ایان لیکن میرے سپنوں میں جو شہزادہ بسا ہوا تھا وہ بالکل سلمان خان جیسا تھا میں چاہتی تھی کہ میرا شوہر بالکل ویسا ہی ہو۔‘‘

’’کیا بچوں والی باتیں کررہی ہو ارزانش۔‘‘

’’میں ٹھیک کہہ رہی ہوں‘ میں نے تمہیں سچی بات بتادی۔‘‘

’’تو اب کیا ہوسکتا ہے؟‘‘ ایان نے پوچھا۔

’’کیا تم میری خاطر یہ کرسکتے ہو کہ بالکل اس کی طرح رہو۔‘‘

’’اس کی طرح... کیا مطلب؟‘‘

’’اس کا جیسا لباس‘ اس کے جیسے انداز‘ اس کی جیسی باڈی...‘‘ ارزانش بولتی جارہی تھی اور ایان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا اسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہورہا تھا کوئی ذی ہوش عورت یوں بے باکی سے اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد سے پسندیدگی کا اظہار نہیں کرسکتی تھی۔

’’بولو ایان... کیا تم میری خاطر ایسا کرسکتے ہو؟‘‘ اس نے پھر کہا۔

''تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آرہی اور میں سمجھتا ہوں کہ تم سنجیدہ نہیں ہو تم میرے ساتھ مذاق کررہی ہو۔''

''نہیں ایان... میں سچ کہہ رہی ہوں یہ میری زندگی کا خواب ہے۔'' ارزانش نے کہا۔ایان کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ارزانش جو کچھ کہہ رہی ہے وہ درست ہوسکتا ہے ارزانش کے ساتھ ڈنر کی جو خوشی ملی تھی وہ سب مٹی میں مل گئی تھی۔

''اچھا کھانا لو۔'' ایان نے کہا اور اپنی پلیٹ میں روسٹ چکن کی بوٹی ڈالی۔ ارزانش نے بھی تقلید کی پھر دونوں نے نہایت خاموشی سے کھانا کھایا۔گھر واپس لوٹتے ہوئے ایان سوچ رہا تھا کہ اس کی زندگی نے یہ کیا نئی کروٹ لے لی ہے اگر ارزانش سنجیدہ ہے تو معاملہ سنگین ہوسکتا ہے کیونکہ اتنی احمقانہ خواہش کوئی لڑکی اپنے شوہر سے نہیں کرسکتی۔

دوسرے دن ایان نے دفتر میں ارزانش کی عجیب و غریب خواہش کے بارے میں احسن کو بتایا تھا تو وہ بھی حیران رہ گیا۔

''کیا کہہ رہے ہو ایان...! مجھے تو یقین نہیں آرہا۔''

''میں خود حیران ہوں، کوئی ہوش مند لڑکی ایسا نہیں کرسکتی۔'' ایان نے بھی احسن کے سامنے اپنی رائے کا اظہار کیا۔



''پھر اب تم نے کیا سوچا؟''

''سوچنے کے لیے رہ ہی کیا گیا ہے' صاف ظاہر ہے کہ میں اسے پسند نہیں آیا ہوں اور وہ اپنے خوابوں کے شہزادے کے ساتھ جینا چاہتی ہے۔'' ایان نے مایوسی سے کہا۔

''لیکن کسی تصور کے ساتھ ساری زندگی گزار دینا ممکن نہیں ہے ایان۔'' احسن نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''تو پھر... پھر کیا کروں؟''

''تم ایسا کرو' نئی نئی شادی ہے تم بھی اپنی خوشیاں قربان مت کرو اور جیسے وہ خوش اس کے ساتھ ویسے ہی رہو۔''

''یعنی... یعنی تم چاہتے ہو کہ میں سلمان خان بن جائوں؟'' ایان نے حیرت اور غصے سے کہا۔

''ہاں کیا حرج ہے' بھئی آج کی نئی نسل کو دیکھو۔لڑکے تو اس جیسا ہونے کے لیے کیا کیا جتن کرتے ہیں کوئی اپنی پروفائل پکچر پر سلمان کی فوٹو لگاتا ہے کوئی سلمان کی تصویر والی شرٹ پہنتا ہے کوئی باربر کی دکان پر جاکر فرمائش کرتا ہے کہ اس کا ہیئر اسٹائل سلمان خان جیسا بنادیا جائے' وغیرہ وغیرہ۔'' احسن نے اسے سمجھایا انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ اس صورت حال سے محظوظ ہورہا ہو۔



''لیکن میں ان لوگوں سے مختلف ہوں احسن... تم جانتے ہو ہر شخص کی اپنی ایک الگ شخصیت ہوتی ہے اور میں یوں کسی کی نقالی کرنے کو ہرگز بھی پسند نہیں کرتا۔'' ایان نے اپنا فیصلہ سنایا۔

''تم اپنی جگہ ٹھیک ہو لیکن یوں سمجھ لو کہ تھوڑا سا ارزانش کے ساتھ محظوظ ہونے کا موقع ہی ملے گا تمہیں' آہستہ آہستہ تم اسے اپنے رنگ میں ڈھال لینا یہ اس کی بچگانہ خواہشیں ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہوجائے گی اور عمر کے ساتھ اسے اپنی بے وقوفی کا بھی احساس ہوجائے گا اور پتا ہے ایان عمر کے ایک حصے میں جب تم ان دنوں کو یاد کیا کرو گے تو ان باتوں پر ہنسا کرو گے۔'' احسن نے سمجھایا۔

''تو تمہارا مشورہ یہ ہے کہ میں ارزانش کے کہنے پر عمل کروں؟'' ایان نے پوچھا۔

''ہاں فی الحال' بس اسے خوش کرنے کے لیے۔'' احسن نے جواب دیا اس کے بعد ایان نے اس سے کوئی بحث نہیں کی۔

جب وہ گھر پہنچا تو ارزانش نے گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا اور ایک پیکٹ اس کی طرف بڑھادیا۔



''یہ کیا؟'' ایان نے حیرت سے پوچھا اسے ارزانش کے بدلے ہوئے رویے پر حیرانی تھی۔

''یہ میں آپ کے لیے گفٹ لائی ہوں' یہ آپ کو پہننا ہو گا اور میں نے آج آپ کے لیے ایک بہت مزے کی ڈش پکائی ہے۔چلیں آپ کپڑے تبدیل کرلیں پھر ہم دونوں وہ ڈش انجوائے کریں گے۔'' ارزانش نے مسکراتے ہوئے کہا۔ارزانش کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ایان نے بغور دیکھی تھی۔

''ٹھیک ہے۔'' اس نے بغیر بحث کیے بغیر پیکٹ تھاما اور کپڑے تبدیل کرنے چلا گیا۔جب اس نے کپڑے تبدیل کرنے کے لیے پیکٹ کھولا تو وہ حیران رہ گیا' اس میں بلیو جینز اور بلیک بنیان تھی اسے یہ کمبینیشن بڑا عجیب سا لگا۔

''بھلا جینز کے ساتھ بنیان کی کیا تک ہے۔'' اس نے دل میں سوچا۔''اگر جینز دی تھی تو اس کے ساتھ شرٹ یا ٹی شرٹ دینا مناسب تھا۔'' وہ ارزانش کی چوائس پر حیران تھا جب وہ کپڑے بدل کر ڈرائنگ روم میں آیا تو ڈیک پر ''پارٹنر'' فلم کا گانا لگا ہوا تھا اور ارزانش اس کے ساتھ ساتھ گنگنا رہی تھی۔

ہو گیا رہے' ہو گیا رے اس دل کا کام رے

ہو گیا رے' ہو گیا رے دل تیرے نام

یو مائی لو... مائی لو... جانِ جاں یو مائی لو



’’ارزانش...! یہ کیا ہے؟‘‘ اس نے اپنے لباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے کہا۔

’’ارے ایان... آپ کو نہیں معلوم آج کل یہ فیشن میں ہے۔‘‘ ارزانش نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’مجھے تو مناسب نہیں لگ رہا' میں ایسے کپڑے نہیں پہنتا۔‘‘ ایان نے احتجاج کیا۔

’’کچھ نہیں ہوتا ایان۔ آپ جلد ہی عادی ہوجائیں گے' دیکھیں آپ کتنے جچ رہے ہیں۔ آپ بہت اسمارٹ لگ رہے ہیں بالکل سلمان خان کی طرح۔‘‘ اس نے جھومتے ہوئے کہا وہ گانے سے پوری طرح محظوظ ہورہی تھی۔

’’توبہ میری توبہ تیرا نخرہ کمال ہے
تعریف کرنے میں تو بڑا بے مثال ہے

ایان اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا اب ارزانش کی توجہ ایان سے زیادہ گانے کی طرف تھی پھر اچانک وہ چونکنے والے انداز میں ایان کی طرف مڑی۔

’’ایان... ایک کام اور ہوسکتا ہے۔‘‘ اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

’’کیا...؟‘‘ ایان نے پوچھا وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اب ارزانش کون سی نئی فرمائش کرے گی۔

' 'دیکھو آپ کا جسم بہت دبلا ہے' اگر آپ کی باڈی سلمان خان جیسی ہو جائے تو کیا ہی بات ہو۔'' ارزانش نے کہا تو ایان بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر کو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے ارزانش اس کا مذاق اڑا رہی ہو۔

' 'ارزانش جیسا ہوں میں ٹھیک ہوں' مجھے تنگ مت کرو۔'' ایان نے ناراضگی سے کہا اور واپس بیڈ روم کی طرف جانے لگا۔

' 'ارے آپ کہاں جارہے ہیں؟'' ارزانش نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

' 'مجھے یہ کپڑے اچھے نہیں لگ رہے' انہیں تبدیل کرنے جارہا ہوں۔'' ایان نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

' 'نہیں ایان... میری خاطر' آپ مجھے تو اچھے لگ رہے ہیں۔'' ارزانش نے کہا اور ایان عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔اس کے ذہن میں احسن کی کہی ہوئی بات آگئی تھی کہ کچھ دن کے لیے ارزانش کی بات مان لو' کچھ دن بعد وہ خود سب کچھ بھول جائے گی اتنی سی بات کی خاطر اپنی ازدواجی زندگی کو تباہ مت کرو۔

' 'تم کیا چاہتی ہو ارزانش؟'' ایان نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

' 'اگر تم میری بات مانو تو' ' ...



’’تو کیا؟‘‘

’’تو آج کسی اچھے سے فٹنس سینٹر چلتے ہیں۔‘‘ ارزانش نے نئی فرمائش کی۔

’’کیا مطلب؟‘‘ ایان نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

’’دیکھو وہاں اچھے اچھے انسٹرکٹرز ہوتے ہیں وہ ہمیں مشورہ دے سکتے ہیں کہ کس قسم کی ایکسر سائز کرنے سے آپ کی باڈی اور اچھی ہو جائے گی۔‘‘ ارزانش نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

’’میں ٹھیک تو ہوں ارزانش۔‘‘

’’نہیں... آپ ٹھیک نہیں ہیں، بس آپ چلیں میرے ساتھ۔میں نے اخبار سے ایک فٹنس سینٹر کا ایڈریس نوٹ کیا ہے اور فون کرکے ان سے ٹائم بھی لے لیا ہے۔‘‘ ارزانش نے ضدی بچوں کی طرح کہا اور زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر کھینچتی ہوئی اسے باہر کی طرف لے گئی ایان نے خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا کچھ ہی دیر میں وہ ایک قریبی فٹنس سینٹر پہنچ گئے تھے۔

’’میں اپنے شوہر کے لیے آئی ہوں، میں نے آج صبح آپ سے بات کی تھی۔آپ سہیل صاحب ہیں نا، باڈی انسٹرکٹر؟‘‘ ارزانش نے ایک ادھیڑ عمر شخص سے پوچھا جو فٹنس کلب کے ہال میں اسپورٹس سوٹ میں موجود تھا اور ایکسر سائز کرنے والے لوگوں کو ہدایات دے رہا تھا۔



’’جی... جی ہاں۔‘‘ اس نے مودبانہ انداز میں کہا۔

’’جی‘ یہ میرے شوہر ایان ہیں۔میں نے ان کے لیے ہی آپ سے بات کی تھی۔‘‘

’’ٹھیک ہے آپ میرے آفس میں چلیں‘ پہلے کچھ ضابطے کی کارروائی ہوجائے تو پھر کام کا آغاز کرتے ہیں۔‘‘ سہیل نے کہا۔

’’بالکل ٹھیک ہے۔‘‘ ارزانش نے کہا پھر وہ لوگ اس کے ساتھ اس کے آفس میں آگئے جہاں انہوں نے فارم پُر کیا اور ایان کا اندراج سینٹر کے رجسٹر میں کیا گیا... پھر انہوں نے سینٹر کی فیس جمع کروائی اور اس کے بعد انسٹرکٹر سہیل انہیں واپس ہال میں لے آیا جہاں مختلف قسم کی مشینیں رکھی ہوئی تھیں۔

’’آیئے پہلے ویٹ کرلیں۔‘‘ انسٹرکٹر نے کہا اور ویٹ کروانے کے بعد ایکسر سائز شروع کروادی۔

’’ارے آپ یہ کیا کررہے ہیں۔‘‘ ارزانش نے فوراً مداخلت کی۔’’انہیں اس وارم اپ کی ضرورت نہیں ہے آپ سیدھا سیدھا ویٹ اٹھوائیں جس سے ان کی باڈی بنے گی۔‘‘ اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

’’دیکھیں محترمہ آپ مجھے میرا کام کرنے دیں‘ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن میں یہ کام اپنے طریقے سے کروں گا۔‘‘ انسٹرکٹر نے اسے سمجھایا۔



''نہیں بھئی میں جیسا کہہ رہی ہوں آپ ویسا ہی کریں۔'' ارزانش بھی اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی اور ایان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا پھر ارزانش نے انسٹرکٹر کی بات نہیں سنی اور اسے مجبور کردیا تھا کہ وہ ایان سے باڈی بنوانے والے ویٹ اٹھوائے مجبوراً اس نے ویٹ دیئے لیکن ارزانش اس سے بھی مطمئن نہیں ہوئی تھی۔

''دیکھیں یہ ایان کتنی آسانی سے اٹھارہے ہیں آپ ویٹ بڑھائیں۔'' ارزانش نے کہا پھر ایان کی طرف مڑی۔

''ایان تم یہ چھوڑو' دیکھو یہ والا ویٹ اٹھائو۔'' اس نے قریب پڑے زیادہ وزن والے ویٹ کی طرف اشارہ کیا اور ایان نے مجبوراً اس کی بات مانتے ہوئے وہ ویٹ اٹھالیا جب وہ کئی بار اس ویٹ سے ایکسر سائز کرچکا تو ارزانش نے مزید وزنی ویٹ اٹھانے کی فرمائش کی اور آخر کار ایک مرحلہ یہ آیا کہ ایان مزید ویٹ اٹھانے سے قاصر ہوگیا اور نڈھال ہوکر گرگیا' انسٹرکٹر کے چہرے پر ناگواری کے آثار تھے۔

''محترمہ آپ اپنے حواسوں میں تو ہیں؟'' اس نے غصے سے پوچھا اور ارزانش اس پر برس پڑی۔

''آپ مجھے کہہ رہے ہیں جب کہ آپ خود اپنا کام درست نہیں کررہے ہیں۔''

''عجیب خاتون ہیں آپ؟'' انسٹرکٹر نے یوں کہا جیسے کہہ رہا ہو کہ عجیب پاگل خاتون ہیں آپ پھر انسٹرکٹر بڑبڑاتا ہوا وہاں سے ہٹ گیا اور ارزانش' ایان کو واپس گھر لے آئی۔

''کتنا احمق انسٹرکٹر تھا' اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ چند ہی دنوں میں تمہیں بالکل سلمان خان جیسا بنادے گا۔'' ارزانش نے غصے سے کہا۔

''ارزانش... آخر تم کیوں اتنی بضد ہو' کیا میں ٹھیک نہیں ہوں۔ مجھ میں کیا کمی ہے؟'' ایان نے درد سے کراہتے ہوئے کہا۔ اتنا ویٹ اٹھانے سے اس کے جسم کا روں رواں دکھ رہا تھا اس نے زندگی میں کبھی ایکسر سائز نہیں کی تھی اور اب ارزانش یوں اس کے پیچھے لگی تھی کہ اس کا جینا حرام کردیا تھا۔ وہ پچھتا رہا تھا کہ اس نے ارزانش سے شادی کرکے غلطی کی۔

''اب آپ کو روز فٹنس سینٹر جانا ہے۔'' ارزانش نے کہا۔ ''اور کوشش کریں کہ جلد از جلد وہ نتائج حاصل کرلیں جو مجھے چاہئیں۔'' اس کے لہجے میں حکمیہ انداز شامل تھے اور ایان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اگلے روز اس نے احسن کو سارا معاملہ بتایا تو وہ بھی حیران ہوا۔



’’میں ٹھیک کہہ رہا ہوں اور تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اس نے میرا ہئیر اسٹائل بھی خراب کروا دیا ہے۔سلمان خان بنانے کے چکر میں...‘‘ ایان نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو احسن کی ہنسی نکل گئی۔

’’ہاں یار واقعی‘ تم ٹھیک کہہ رہا ہے۔‘‘ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے۔یار وہ میرے حواسوں پر سوار ہوگئی ہے‘ مجھے لگتا ہے اسے میرے دکھ تکلیف کا کوئی احساس نہیں اور نہ ہی میری پسند اور ناپسند کا خیال ہے بس اسے تو اپنے خوابوں کا شہزادہ چاہیے‘ چاہے میری جان ہی نکل جائے۔‘‘ ایان نے کہا۔

’’پھر اب کیا چاہتے ہو؟‘‘ احسن نے اپنی ہنسی کو بامشکل روکتے ہوئے پوچھا۔

’’میں کیا چاہ سکتا ہوں‘ جب گھر جاتا ہوں تو ڈیک پر سلمان خان کی فلموں کے گانے بج رہے ہوتے ہیں۔اس کے سامنے مجھے اس کے پسندیدہ ہیرو جیسا لباس پہننا پڑتا ہے‘ یہاں سے تھکا ہوا جائوں تو گھر پر بیوی کو خوش کرنے کے لیے نئی نئی حرکتیں کرنا پڑتی ہیں اور یہ سب میرے مزاج کے خلاف ہے۔‘‘ ایان نے کہا۔

’’دیکھو ایان... کچھ دن ٹھہر جائو‘ ہوسکتا ہے کہ ارزانش کو خود اپنی غلطی کا احساس ہوجائے۔‘‘ احسن نے اسے سمجھایا۔



''نہیں... اب میری برداشت سے باہر ہوگیا ہے۔'' ایان نے کہا۔

''ایان یار... کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ سلمان خان کو اس حد تک پسند کرتی ہو کہ ذہنی مریضہ بن گئی ہو کیونکہ تم جو باتیں بتارہے ہو وہ کسی نارمل انسان سے تو متوقع نہیں کی جاسکتیں۔''

''اور اگر ایسا ہے احسن تو میری تو ساری زندگی تباہ ہوگئی۔'' ایان نے کہا۔

''نہیں'... ایسے کیسے تباہ ہوگئی زندگی' ہر چیز کا کوئی نہ کوئی حل ہوتا ہے۔''

''اس مسئلے کا کیا حل ہے؟ وہ تو کسی کی بات سنتی ہی نہیں۔'' ایان نے مایوسی سے کہا۔

''اسے کسی بہانے سے کسی اچھے ماہر نفسیات کو دکھائو۔'' احسن نے مشورہ دیا۔

''تم کیا سمجھتے ہو وہ اس پر راضی ہوجائے گی؟'' ایان نے کہا۔

''بھئی کوئی بہانہ بنادینا' چلو یوں کرتے ہیں کہ میرا ایک ڈاکٹر جاننے والا ہے وہ بہت اچھا ماہر نفسیات ہے پہلے ہم اس سے ملتے ہیں اور سارا معاملہ اس کو سمجھاتے ہیں۔'' احسن نے کہا تو ایان فوراً راضی ہوگیا پھر وہ دونوں آفس کے بعد ڈاکٹر اسلم کے پاس چلی آئے اور اسے ساری صورت حال سمجھائی اور اس سے درخواست کی کہ وہ ایان کی موجودگی میں ہی ارزانش سے ملے اور ایان کو چیک

کرنے کے بہانے ارزانش کو چیک کرے اور پھر بتائے کہ اگر ارزانش کو کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے تو اس کا حل کیا ہے پھر ڈاکٹر سے دو دن بعد کا اپائنمنٹ لے کر وہ آگئے۔اس روز منصوبے کے مطابق احسن ایان کے ساتھ اس کے گھر گیا تاکہ ایسی صورت حال پیدا کی جائے کہ ارزانش کو ڈاکٹر اسلم کے پاس جانے کے لیے رضا مند کیا جاسکے۔

''ارزانش... یہ میرا بہت اچھا دوست ہے احسن' میں اکثر تم سے اسی کی باتیں کرتا رہتا ہوں آج سوچا تم سے ملوا بھی دوں۔'' ایان نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ...'' ارزانش نے مختصر سا جواب دیا۔

''کیا چائے ملے گی؟'' ایان نے پوچھا۔

''ہاں کیوں نہیں' میں ابھی لاتی ہوں۔'' ارزانش نے کہا اور کچن کی طرف چلی گئی۔

''یار وہ بہت چالاک ہے' بات ایسے کرنا کہ اسے ہم پر شبہ نہ ہو۔'' ایان نے احسن سے سرگوشی کی۔

''تم فکر ہی نہ کرو۔'' احسن نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا' کچھ ہی دیر میں ارزانش چائے لے کر آگئی۔وہ دونوں ٹی وی دیکھ رہے تھے لیکن ارزانش نے آتے ہی ٹی وی بند کردیا اور ڈیک آن کردیا تھا۔

دوپٹہ تیرا... دوپٹہ تیرا نو رنگ دا
ہائے نی میرا دل منگ دا

''ارزانش ہم خبریں دیکھ رہے تھے۔'' ایان نے برا ماننے والے انداز میں کہا۔

''ارے ہر وقت ایک ہی جیسی خبریں تو آتی ہیں۔'' ارزانش نے ہنس کر کہا۔

''اچھا ذرا ڈیک کی آواز دھیمی کرو۔'' ایان نے سمجھانے والے انداز میں کہا تو ارزانش نے ناگواری سے ڈیک کی آواز کم کردی۔

''احسن... آپ ہی انہیں سمجھائیں' یہ میری تو بالکل نہیں سنتے۔'' ارزانش نے شکایتی لہجے میں احسن سے کہا۔

''کیا سمجھائوں؟'' احسن نے پوچھا۔

''بس ہر وقت میری ہر بات کی مخالفت کرتے ہیں اور سلمان خان سے تو جیسے انہیں چڑ ہے۔''



''سلمان خان سے... بھلا کیوں؟ وہ تو بہت اچھا اداکار ہے۔'' احسن نے کوشش کی کہ ارزانش کی مرضی کی بات کرے اس کی بات سے ارزانش کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی تھی۔

''وہی تو... میں بھی یہی کہتی ہوں۔'' ارزانش نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''بھئی کوئی پاگل ہی ہو گا جو سلمان خان کو پسند نہ کرے۔'' احسن نے مزید نمبر بڑھانے کی کامیاب کوشش کی۔

''پاگل... ہاں تم ٹھیک کہتے ہو احسن۔'' ارزانش کے دماغ میں احسن کی بات فوراً سما گئی اور وہ ایان کی طرف مڑی۔

''بس ایان... کل ہم کسی اچھے ماہر نفسیات سے ملیں گے۔'' اس نے کہا۔

''حیرت ہے مجھے پہلے خیال کیوں نہیں آیا۔'' اس نے تعریفی انداز میں احسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے' آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔'' احسن نے اسے مزید خوش کرنے کے لیے کہا۔

''آپ کسی اچھے ماہر نفسیات کو جانتے ہیں؟'' ارزانش نے احسن سے پوچھا۔

''ہاں میرا ایک دوست ہے' بہت اچھا ڈاکٹر ہے۔'' احسن نے کہا اسے توقع نہیں تھی کہ ان کا مسئلہ اتنی آسانی سے حل ہو جائے گا۔

''ٹھیک ہے تو کل ہم تمہارے اس دوست ڈاکٹر سے ملیں گے اور ایان کا چیک اپ کروائیں گے۔'' ارزانش نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں کل نہیں' کل مجھے کچھ ضروری کام ہے۔پرسوں ایان کے ساتھ ہی یہاں آجائوں گا پھر ہم سب ساتھ ہی چلیں گے۔'' احسن نے بہانہ بنایا کیونکہ وہ مقررہ اپائنمنٹ پر ہی ڈاکٹر اسلم سے ملنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے۔'' ارزانش نے کہا ایان حیران تھا کہ کتنی آسانی سے ان کا مسئلہ حل ہوگیا' پھر وہ ارزانش کے ساتھ ڈاکٹر اسلم سے ملے اور اس نے ارزانش کے سامنے ہی ایان سے بہت سے سوالات کیے تھے۔

''میں کچھ دیر کے لیے آپ سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔'' ڈاکٹر اسلم نے ارزانش سے کہا۔

''مجھ سے... مجھ سے کیوں؟'' ارزانش نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''دراصل آپ ان کی بیوی ہیں اس لیے ان کے بارے میں کچھ اہم سوالات میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔'' ڈاکٹر نے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔'' ارزانش نے کہا اور ایان' احسن کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا۔



"شکر ہے احسن... ہم یہاں تک تو کامیاب ہوگئے ہیں۔" ایان نے باہر نکل کر احسن سے کہا۔

"ہاں ایان... میں تو سمجھ رہا تھا کہ شاید ہم ارزانش کو ڈاکٹر کے پاس نہ لاسکیں کیونکہ اس کا تیار ہونا ناممکن تھا لیکن یہ کام تو بہت آسانی سے ہوگیا۔بس اب دعا کرو کہ ڈاکٹر اسلم' ارزانش کا مسئلہ بھی حل کردے۔" ایان نے کہا۔

"وہ کردے گا' وہ بہت اچھا ڈاکٹر ہے۔" احسن نے کہا۔

"اور اگر وہ نہیں کرسکا یا ارزانش کو ہم پر ذرا بھی شک ہوگیا تو پھر وہ ہم پر کبھی بھروسہ نہیں کرے گی۔" ایان نے کہا۔

"نہیں تم اطمینان رکھو' ایسا نہیں ہوگا۔" احسن نے اسے تسلی دلائی۔کچھ ہی دیر میں ارزانش واپس آگئی تھی اس کے چہرے کی تاثرات سے اندازہ ہورہا تھا کہ وہ کچھ برہم ہے۔

"حیرت ہے' علاج تمہارا کرنا ہے اور بیڈ پر اس نے مجھے لٹادیا اور پھر مجھے ہپناٹائز کرکے سلا بھی دیا۔" ارزانش نے ناراضگی سے کہا۔

"ارے نہیں ارزانش! ایسا اس نے تم سے سوالات پوچھنے کے لیے کیا ہوگا۔" ایان نے سمجھانے والے انداز میں اس سے کہا تو اس نے شکی نظروں سے ایان کی طرف دیکھا۔



''بہرحال مجھے یہ ڈاکٹر پسند نہیں آیا۔'' ارزانش نے کہا پھر وہ سارے راستے کچھ نہیں بولی اور ایان اور احسن کو اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ برہم ہے۔گھر پہنچنے کے بعد ارزانش نے ایان پر کوئی تنقید نہیں کی اس کا رویہ یک دم اچھا ہوگیا تھا اس نے بڑی محبت سے اس کے لیے کھانا نکالا اور اس کے ساتھ ہی کھایا تھا۔

''تمہیں ڈاکٹر سے کیا پرابلم ہے۔'' ایان نے اس سے پوچھا۔

''ہم اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کریں گے۔'' ارزانش نے سخت لہجے میں کہا تو ایان بھی چپ ہوگیا۔

پھر کئی روز تک ان دونوں کے درمیان اس موضوع پر کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ ارزانش پہلے سے بہت زیادہ اس کا خیال رکھنے لگی تھی اب وہ سلمان خان کے گانے بھی نہیں سنتی تھی اور نہ ہی ایان سے پھر فٹنس سینٹر جانے کی بات کی تھی۔وہ حیران تھا کہ یہ تبدیلی کیسے آگئی ہے یا یہ کہ ڈاکٹر نے اس سے ایسا کیا کہہ دیا ہے کہ وہ بالکل بدل گئی ہے۔اس نے ایک روز احسن سے بھی اس بات کا ذکر کیا تو احسن نے اسے ایک اور نئی بات بتائی۔

''ایان... میں ڈاکٹر اسلم سے ملا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ اس نے ارزانش کا معائنہ بہت توجہ سے کیا اور پتا چلا کہ وہ بچپن سے سلمان خان کی دیوانی ہے ایسے لوگ ذہنی مریض تو ہوتے ہیں لیکن لوگوں کے سامنے کوئی ایسی حرکت

نہیں کرتے جس سے انہیں ذہنی مریض سمجھا جائے لیکن اگر انہیں ان کی مرضی کے نتائج نہ ملیں یا وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام ہوجائیں تو وہ خطرناک حد تک جاسکتے ہیں یعنی وہ کسی کی جان لے سکتے ہیں وہ کسی حالت میں بھی اپنے مقصود کو نہیں چھوڑ سکتے۔"

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو احسن؟ تم نے تو مجھے ڈرا دیا۔" ایان نے کہا۔

''لیکن ضروری نہیں کہ ارزانس اس حد تک جائے وہ تو بالکل نارمل ہے۔" احسن نے کہا۔

''ہاں' اس کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا ہوگیا ہے اور اب وہ سلمان خان کے گانے بھی نہیں سنتی۔میرا بہت خیال بھی رکھتی ہے' میں حیران ہوں یہ تبدیلی اس میں اچانک کیسے آگئی۔ابھی تو ہم دوسری میٹنگ کے لیے ڈاکٹر کے پاس گئے بھی نہیں۔" ایان نے حیرت سے کہا۔

''بس اللہ جو کرتا ہے بہتر ہی کرتا ہے۔" احسن نے جواب دیا۔ایان مطمئن ہوگیا تھا کہ بغیر کسی پرابلم کے اس کی ارزانش نارمل ہوگئی تھی اس روز گھر پہنچنے پر ارزانش نے اس کو اس کی پسند کا کھانا دیا تھا۔



''میں نے خاص طور سے پکایا ہے آپ کے لیے۔'' اس نے محبت سے کہا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔''کھانا کھالیں پھر آپ کے لیے سویٹ ڈش بھی ہے۔'' ارزانش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ بھئی آج کیا خاص بات ہے؟'' ایان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں' بس آج میں بہت خوش ہوں۔'' ارزانش نے جواب دیا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ ایان کے ساتھ ٹی وی لائونج میں آبیٹھی تھی اور دیر تک اس سے باتیں کرتی رہی تھی۔

''اچھا چلو اب بہت رات ہوگئی ہے' صبح آفس بھی جانا ہے۔'' ایان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔'' ارزانش بھی کھڑی ہوگئی۔

''آپ بیڈ روم میں چلیں میں آپ کے لیے دودھ لے کر آتی ہوں۔'' اس نے کہا۔

''ہیں... دودھ...! اس سے پہلے تو تم نے کبھی...'' ایان کی بات مکمل ہونے سے پہلے اس نے ایان کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کردیا تھا۔

''ضروری نہیں کہ اگر کوئی کام پہلے نہیں کیا گیا تو کبھی بھی نہ کیا جائے۔'' اس نے کہا۔



ایان لباس تبدیل کر کے بیڈ پر لیٹ گیا اور کچھ ہی دیر میں ارزانش اس کے لیے گلاس میں دودھ لے آئی تھی۔

''لائو بھئی تمہاری یہ فرمائش بھی پوری کردیں۔'' ایان نے اس کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس لیتے ہوئے کہا اور ارزانش مسکرانے لگی۔

دودھ پینے کے بعد ایان نیند کی وادی میں پہنچ گیا۔پھر اس کی آنکھ اسپتال میں کھلی تھی وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ڈرپ لگی تھی اور منہ پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا اور اس کے سرہانے اس کا دوست احسن کھڑا تھا جس کے چہرے پر پریشانی نظر آرہی تھی۔ایان کو بہت نقاہت محسوس ہورہی تھی اس نے آنکھیں دوبارہ بند کرلی تھیں۔چند گھنٹوں بعد پھر اس نے آنکھیں کھولی تھیں اس بار اس کے منہ پر آکسیجن ماسک نہیں تھا احسن قریب ہی کرسی پر بیٹھا تھا اس نے سوالیہ نظروں سے احسن کی طرف دیکھا۔

''شکر ہے ایان... تم ٹھیک ہو۔'' احسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں... یہاں... کیسے؟'' ایان نے بمشکل پوچھا۔

''بس شکر کرو کہ تم بچ گئے ہو' باقی میں تمہیں پھر بتائوں گا۔'' احسن نے کہا۔

''ارزانش کہاں ہے؟'' اس سے پوچھا۔



''وہ... یہاں نہیں ہے۔'' احسن نے جواب دیا اسی وقت ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوا اور ایان کا ہسٹری چارٹ اٹھا کر دیکھنے لگا۔

''اب ان کی طبیعت بہتر ہے' یہ خطرے سے باہر ہیں۔'' اس نے احسن سے کہا۔

''اللہ کا شکر ہے ڈاکٹر صاحب... آپ لوگوں نے بہت محنت کی ہے۔'' احسن نے کہا۔

''کوئی بات نہیں' یہ ہمارا فرض ہے۔'' ڈاکٹر نے کہا اور کمرے سے چلا گیا۔

''مجھے کیا ہوا ہے احسن مجھے بتائو؟'' ایان نے پوچھا۔

''ایان... تمہاری ارزانش تمہیں چھوڑ گئی ہے۔'' احسن نے کہا۔

''کیا... یہ تم کیا کہہ رہے ہو...؟ یہ نہیں ہوسکتا وہ تو مجھ سے خوش تھی۔'' ایان نے رک رک کر کہا۔

''ہاں وہ تم سے خوش تھی تبھی اس نے دودھ میں ڈھیر ساری نیند کی گولیاں ڈال کر تمہیں وہ گلاس دیا تھا' وہ تو میں اتفاق سے تمہارے گھر پہنچا تو گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ارزانش گھر میں نہیں تھی اور تم اپنے بیڈ روم میں موت اور زندگی کی کشمکش کے درمیان بے ہوش پڑے تھے میں نے چیک کیا تو تمہاری نبض بھی بہت آہستہ چل رہی تھی تبھی میں ایمبولینس منگوا کر تمہیں یہاں لایا۔



تمہیں پتا ہے تمہیں دو دن کے بعد ہوش آیا ہے۔ڈاکٹر تو تمہیں ایڈمٹ ہی نہیں کررہے تھے' میں نے بہت منت سماجت کی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ پہلے پولیس رپورٹ لکھوائی جائے' میں نے یہی کہا کہ میں رپورٹ میں کیا لکھوائوں گا۔میں کچھ نہیں جانتا' تمہارے ہوش میں آنے پر ہی پتا چلے گا کہ کیا ہوا ہے پھر ڈاکٹرز کے کہنے پر تمہارے گھر سے کھانے کے نمونے بھی لیے گئے لیکن وہ ٹھیک تھا تمہارے بیڈ روم سے دودھ کا خالی گلاس ملا تھا اس میں چند قطرے دودھ تھا اس کے ٹیسٹ پر پتا چلا کہ اس میں نیند کی گولیوں کی بہت زیادہ آمیزش تھی۔"

''اوہ میرے خدایا... میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ ارزانش اس حد تک جاسکتی ہے؟" ایان نے دکھ سے کہا۔

''ابھی کچھ دیر میں پولیس آتی ہوگی کیونکہ انہیں تمہارا بیان لینا ہے ڈاکٹر نے تمہارے بارے میں انہیں اطلاع دے دی تھی۔" احسن نے کہا تو ایان پریشان ہوگیا۔

''لیکن میں نہیں چاہتا کہ ارزانش پر کوئی آنچ آئے۔" اس نے کہا۔

''اب مزید کوئی حماقت کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایان... پولیس کو ساری بات سچ سچ بتادینا۔" احسن نے اسے سمجھایا اور پھر ایان نے پولیس کو شروع سے آخر تک ساری کہانی سنادی تھی پولیس نے ارزانش کے گھر والوں سے رابطہ کیا

لیکن وہ وہاں نہیں تھی پھر جہاں جہاں اس کی موجودگی ممکن ہوسکتی تھی اسے ڈھونڈا گیا لیکن وہ نہیں ملی' چند روز بعد ایان کی اسپتال سے چھٹی ہوگئی تھی احسن نے دوستی کا حق ادا کردیا تھا اس نے ایان کا بہت خیال رکھا تھا۔

اسپتال سے فارغ ہونے کے چند دن بعد ایان دفتر بھی جانے لگا تھا لیکن احسن' ایان کے لیے بہت پریشان تھا وہ حیران تھا کہ اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔

''ایان... ہوسکتا ہے کہ وہ تمہارے آس پاس ہی کہیں موجود ہو؟'' ایک دن احسن نے اس سے کہا تو وہ چونکا۔

''کیا مطلب؟'' اس نے حیرت سے پوچھا۔

''دیکھو تمہیں نیند کی گولیاں دینے کے بعد اگر وہ گھر سے بھاگ بھی گئی ہے تب بھی اس نے یہ خبر ضرور رکھی ہوگی کہ اس کا وار کامیاب ہوا ہے یا نہیں اور اب تک اسے یہ بھی پتا چل گیا ہوگا کہ تم بچ گئے ہو۔وہ یقینا تمہارے آس پاس کہیں موجود ہوگی اور اگلے موقع کا انتظار کررہی ہوگی کیونکہ اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی ہے اور اب اسے یہ بھی پتا چل گیا ہوگا کہ پولیس اسے ڈھونڈ رہی ہے۔وہ تمہیں ایک بار پھر راستے سے ہٹانے کی کوشش کرے گی۔'' احسن نے کہا اور ایان کے دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں۔



’’نہیں احسن... ایسا نہیں ہوسکتا۔‘‘ ایان نے کہا۔

’’بچوں والی باتیں مت کرو ایان۔‘‘ احسن نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا۔

’’میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے، دیکھو پاکستان میں بہت عرصے بعد سلمان خان کی فلم لگ رہی ہے ”پارٹنر“ اس فلم نے انڈیا میں بھی کامیابی کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔مجھے امید ہے وہ کہیں بھی چھپی بیٹھی ہوگی وہ یہ فلم دیکھنے ضرور آئے گی، کل فلم کا افتتاح ہورہا ہے۔‘‘

’’پھر...؟‘‘ ایان نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

’’ہم پولیس کی مدد سے اسے گرفتار کرواسکتے ہیں۔‘‘ احسن نے کہا۔

’’لیکن احسن...‘‘

’’لیکن ویکن کچھ نہیں، تمہیں کچھ نہیں کرنا ہوگا۔میں خود سب سنبھال لوں گا، بس تم آفس آجانا اور میں چھٹی کرکے یہ کام کروائوں گا۔‘‘ احسن نے فیصلہ سنادیا پھر اس نے یہی کیا۔ایان تیار ہوکر دفتر گیا اور احسن پولیس اسٹیشن، وہاں اس نے پولیس کو ساری صورت حال سمجھائی اور انسپکٹر نے ضروری کمک ساتھ لی اور پہلا شو شروع ہونے سے پہلے اس سینما پہنچ گئے تھے جہاں وہ فلم لگنے والی تھی۔پولیس کے جوان جگہ جگہ پہرہ دے رہے تھے لیکن وہ سادہ لباس میں تھے۔



احسن انسپکٹر کے ساتھ اس کی گاڑی میں بیٹھا تھا وہ بھی پرائیوٹ گاڑی تھی اور وہ انسپکٹر بھی وردی میں نہیں تھا۔پہلے اور دوسرے شو میں انہیں مایوسی ہوئی تھی لیکن تیسرے شو میں رات نو بجے کے قریب احسن نے دور سے ارزانش کو سینما گھر کی طرف آتے دیکھا تو اشارے سے انسپکٹر کو دکھایا اور انسپکٹر نے اپنے کارندوں کو وائر لیس پر خبر دار کردیا تھا اس نے ارزانش کا حلیہ انہیں بتادیا تھا پھر چند لمحوں ہی میں ارزانش کو گرفتار کرلیا گیا اور پولیس اسٹیشن لے جایا گیا تھا احسن انسپکٹر سے کل پولیس اسٹیشن آنے کا وعدہ کرکے ایان کے گھر چلا گیا تھا۔

''ایان... اسے گرفتار کرلیا گیا ہے۔'' احسن نے خوش ہوتے ہوئے ایان کو بتایا تو چائے کا کپ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

''کیا...؟'' اس نے حیرت سے کہا۔

''ہاں' ہم صبح سے وہاں انتظار کررہے تھے وہ رات نو بجے کا شو دیکھنے آئی تھی۔میں نے اس کی شناخت کی اور انسپکٹر نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسے گرفتار کرلیا' اسے پولیس اسٹیشن لے گئے ہیں۔'' احسن نے بتایا تو ایان فوراً کھڑا ہوگیا۔

''تو پھر چلو' مجھے اس کے پاس لے چلو۔'' ایان نے کہا۔



''نہیں، ابھی نہیں... پولیس کو اس سے پوچھ گچھ کر لینے دو، ہم صبح چلیں گے۔'' احسن نے اسے سمجھایا۔

''جو کچھ بھی ہوا ہے احسن... وہ اچھا نہیں ہوا۔'' ایان نے دکھ سے کہا۔

''ہاں اچھا نہیں ہوا اگر اتفاق سے اس دن میں تمہیں لینے نہ آجاتا تو ارزانش نے تو اپنا کام کر ہی دیا تھا۔'' احسن نے کہا۔

''وہ جو کچھ بھی ہوا لیکن اب کیا کرنا ہے؟'' ایان نے پوچھا۔

''اب ہمیں کچھ نہیں کرنا ایان... جو کرنا ہے پولیس کو کرنا ہے۔'' احسن نے کہا۔

''وہ تو اب ٹھیک ہو گئی تھی۔'' ایان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''وہ ٹھیک نہیں ہوئی تھی ایان... وہ تم پر اپنا اعتماد بحال کرنے میں لگی ہوئی تھی اور اس میں کامیاب بھی ہو گئی۔'' احسن نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''پتا نہیں مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے اس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔'' ایان نے کہا وہ پریشان نظر آ رہا تھا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' احسن نے جرح کی۔

''میں نہیں جانتا لیکن اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ بچپن سے اپنی تخیلات میں رہنے کی عادی تھی اسے جو چیز پسند آجاتی تھی وہ اسے حاصل کر لیتی تھی۔ماں

باپ نے بھی اس کے خوب ناز نخرے اٹھائے تھے پھر کالج میں آنے تک سلمان خان اس کا آئیڈیل بن گیا اس نے بہت سے رشتے اسی چکر میں ٹھکرا دیئے کہ وہ اس کے آئیڈیل سے مماثلت نہیں رکھتے تھے آخرکار اس کی ماں نے اسے سمجھایا کہ وہ زندگی کی حقیقت کو تسلیم کرلے اگر اس کے مقدر میں ہوا تو اسے اپنے سپنوں کا راجہ مل جائے گا یا اس کی خواہش کے احترام میں خیالوں کے مطابق ڈھل جائے گا۔"

''تو اس لیے وہ تمہیں سلمان خان بنانے کے لیے کوشش کررہی تھی۔" احسن نے کہا۔

''ہاں اور جب اسے اپنا مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آیا تو اس نے مجھے نیند کی گولیاں دے دیں۔" ایان نے کہا۔

''کچھ بھی ہو' اب معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔" احسن نے کہا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں اور تم صبح تیار رہنا میں نو بجے آئوں گا اور ہم دونوں ارزانش سے ملنے پولیس اسٹیشن جائیں گے۔"

دوسرے دن احسن مقررہ وقت پر ایان کے گھر پہنچ گیا تھا جب وہ دونوں پولیس اسٹیشن پہنچے تو انسپکٹر کو اپنا منتظر پایا۔



''میں آپ دونوں کا ہی انتظار کررہا تھا۔'' اس نے ایان اور احسن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارزانش تو کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے رہی' ہم نے بہت کوشش کی ہے۔'' انسپکٹر نے کہا۔

''وہ کیا کہتی ہے؟'' ایان نے پوچھا۔

''کچھ نہیں' ہر سوال کے جواب میں گانا گانے لگتی ہے۔'' انسپکٹر نے جواب دیا۔

''مجھے تو اس کی حالت ٹھیک نہیں لگتی' میرا خیال ہے کہ دماغی طور پر وہ صحت مند نہیں ہے۔''

''آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟'' ایان نے پوچھا۔

''آپ خود دیکھ لیں۔'' انسپکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

پھر وہ دونوں انسپکٹر کے ساتھ ایک دوسرے کمرے میں آئے جہاں سلاخوں کے پیچھے ارزانش زمین پر بیٹھی تھی اس نے وہی لباس پہنا ہوا تھا جو اس رات پہنا تھا جب ایان کو نیند کی گولیاں دی تھی لباس پر بے شمار سلوٹیں تھیں اور وہ میلا ہوگیا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے' گلے میں دوپٹہ بے ترتیب پڑا تھا اور وہ سر جھکائے گنگنا رہی تھی۔



لال دوپٹہ اڑ گیا... ماہی میرا رس گیا

لال دوپٹہ اڑ گیا... ماہی میرا رس گیا

''ارزانش...'' ایان نے اسے آواز دی تو اس نے چونک کر گردن اٹھائی اس کی طرف دیکھا اور پھر گردن جھکالی۔

لال دوپٹہ اڑ گیا... ماہی میرا رس گیا

وہ اسی انداز سے گنگنا رہی تھی انداز ایسا ہی تھا جیسے اس نے ایان اور احسن کو پہچانا ہی نہ ہو۔

''ارزانش...'' ایان نے دوبارہ اسے آواز دی لیکن اس بار اس نے کوئی ردعمل نہیں دیا۔

''میرا خیال ہے پہلے ان کا دماغی معائنہ کروایا جائے اس کے بعد ہی کوئی کارروائی کی جائے گی۔'' انسپکٹر نے کہا پھر وہ دونوں واپس آ گئے تھے دوسرے روز ایان کے پاس انسپکٹر کا فون آیا تھا اس نے بتایا کہ ارزانش کو دماغی معائنہ کے لیے ذہنی امراض کے اسپتال بھیج دیا گیا تھا یہ ثابت ہوگیا کہ اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ایان نڈھال ہوکر کرسی پر گر گیا' اس نے قریب رکھا ڈیک آن کردیا تھا جس میں ایان کے لیے لگایا جانے والا گانا بجنا شروع ہوگیا تھا جو ارزانش نے لگایا تھا

لال دوپٹہ اڑ گیا رے میرا ہوا کے جھونکے سے
مجھ کو پیا نے دیکھ لیا ہائے رے دھوکے سے
مانا کہ مجھے دل دے گا وہ
مگر میری جان لے گا وہ

ایان نے آنکھیں بند کرلی تھیں اور اس کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس کے گالوں پر بہنے لگے تھے۔اس نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ ارزانش کے خوابوں کا شہزادہ بن سکے لیکن وہ کامیاب نہیں ہوا تھا اسے ارزانش اچھی لگنے لگی تھی وہ اس کی بیوی تھی اس کی ذمہ داری تھی ساتھ ہی اس کی محبت بھی اور اسے اس وقت ایان کی ضرورت تھی۔اب وہ سب کچھ بھول کر ہر قیمت پر ارزانش کو بچانا چاہتا تھا' وہ ارزانش کے بغیر خود کو ادھورا محسوس کررہا تھا۔اس نے تہیہ کرلیا کہ وہ ارزانش کو دوبارہ اپنی زندگی میں لے کر آئے گا' اس کا علاج کروائے گا اور اپنی اجڑی ہوئی دنیا کو دوبارہ آباد کرے گا۔

دوسری صبح وہ بوجھل قدموں سے اس ذہنی امراض کے اسپتال کی طرف چل دیا جہاں ارزانش داخل تھی اور انسپکٹر نے فون پر اسے اسپتال کا پتا لکھوادیا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے لبوں پر ارزانش کے لیے دعا تھی کہ وہ جلد صحت یاب



ہوجائے اور دل جو اس کے لیے دھڑک رہا تھا۔ آج ایان کو شدت سے احساس ہوا کہ وہ ارزانش کو کتنا چاہتا تھا کہ اس کی ہر خطا معاف کرنے کے لیے تیار تھا اور وہ عاشق نامراد نہیں بننا چاہتا تھا۔

اختتام

